Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۴۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۶ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۵ نبوت ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۸۰ء | نمبر ۲۶۶

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ اکیلا میرے تمام کاموں کیلئے کافی رہا

محض اعمال کافی نہیں ان کے لئے دعاؤں کو ساتھ ملانا پڑتا ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے استقبالیہ ضیافت میں حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

ربوہ ۹ نبوت / نومبر سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد خلافت کے ۱۵ سال مکمل ہوتے پر فرمایا ہے کہ میں علی وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اکیلا میرے تمام کاموں کے لئے کافی رہا۔ حضور نے یہ ارشاد مبارک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے حضور کے سر براعظمی دورے سے کامیاب و کامران مراجعت اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کے موقعہ پر جو کہ بحمد اللہ تعالیٰ حضور کی خلافت کے ۱۵ سال مکمل ہونے کا دن بھی ہے ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو دی گئی استقبالیہ ضیافت میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج سے پندرہ سال قبل ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو مسند خلافت پر متمکن ہوئے تھے اور ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کی شام بعد از غروب آفتاب پندرھویں صدی ہجری شروع ہوگئی۔ اجتماعی کھانے کی شکل میں یہ ضیافت ایوان محمود میں منعقد ہوئی اور اس میں مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین علاقہ ضلع وقائدین مقامی اراکین مجلس عاملہ مرکزیہ۔ اراکین قافلہ، ربوہ میں موجود امرائے اضلاع۔ ناظر صاحبان اور وکلاء نے شمولیت کی۔ اس اجتماعی کھانے میں مجموعی طور پر ایک ہزار سے زائد خدام اور دیگر احباب شریک ہوئے اور انہیں حضور کے ہمراہ شریک طعام ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ضیافت کے بعد مختصر سے خطاب میں فرمایا کہ ہماری زندگی میں ہمیشہ ہی ایسے واقعات آتے رہتے ہیں کہ جن کے نتیجہ میں ہم اپنے رب کریم کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ اور خدا کی ذات پر بھروسہ اور توکل میں اضافہ ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ مجھ پر ہی توکل کرو میں کافی ہونگا۔ اور کسی اور سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی خشیت کی ضرورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ پر توکل کے ایمان افروز نتائج کی مثال دیتے ہوئے سپین کا ذکر فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی سامان مہیا کرتا ہے اور خود ہی کام کرتا ہے۔ اور خود ہی جزا بھی دے دیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنا اتنا اہم واقعہ ہے۔ اور انسانی زندگی میں یہ اتنا بڑا انقلاب ہے۔ کہ صرف دس سال پہلے تک کوئی شخص ایسا انقلاب رونما ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ دس سال قبل کی بات ہے کہ ہم نے سپین اکیلے مسجد بیدرآباد

(باقی دیکھیں صہ پر)

اخبار احمدیہ

۔ ۲۳ نبوت / نومبر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کل ۲۲ نومبر قریباً ۵ بجے شام بخیر وعافیت اسلام آباد پہنچ گئے۔ الحمد للہ

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کل بعد دوپہر ربوہ تشریف لے آئے ہیں اور حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اب محترم صاحبزادہ صاحب ربوہ میں امیر مقامی ہیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنی تائید سے نوازے۔

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب التزام سے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور با برکت لمبی عمر سے نوازے آمین

۔ خاکسار کے والد مکرم ملک عزیز احمد صاحب آف لودھراں حال دارالعلوم شرقی ربوہ شدید طور پر بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں ان کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نعیم احمد طاہر کارکن بیت المال آمد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جنت میں داخلہ کی کنجی ہے

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ

یعنی جس نے صدق دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ لوگ دھوکہ کھاتے ہیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بے کار اور نکمے ہو جاتے۔ اور شریعت معاذ اللہ لغو ٹھہرتی بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اس میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ انسان کے دل میں داخل ہو جاوے۔ جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ نہ صرف مرنے کے بعد بلکہ اسی زندگی میں وہ جنت میں ہوتا ہے۔ یہ سچی بات ہے اور جلد سمجھ میں آجاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب اور مقصود نہ رہے۔ تو پھر کوئی دکھ یا تکلیف اسے ستا ہی نہیں سکتی۔ یہ وہ مقام ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱)

تفسیر القرآن حضرت اقدس بانی سلسلہ کی ساری جلدیں دستیاب ہیں

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میں مذکور تفسیر القرآن کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ یہ تمام جلدیں اب ادارۃ المصنفین سے دستیاب ہیں احباب فوراً حاصل کر سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمام احباب کے گھر میں یہ تفسیر موجود ہونی چاہیئے۔ اس لحاظ سے یہ کتب ہر احمدی کو خریدنی چاہئیں۔ کتب محدود تعداد میں دستیاب ہیں جلد حاصل کر لیں۔

(مینیجنگ ڈائرکٹر ادارۃ المصنفین۔ ربوہ)

پبلشر۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر۔ سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(رپورٹ نمبر ۷ ، بابت ۲ تا ۴ اگست ۱۹۸۰ء (قسط سوم)

اوسلو میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

شہر کے میئر کی طرف سے استقبالیہ تقریب کا اہتمام جملہ اہل شہر کی طرف سے حضور کا پرتپاک خیر مقدم

ناروے کے احباب جماعت سے اجتماعی ملاقات کے دوران حضور کا درد انگیز و پُر اثر خطاب

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

۳ / اگست ۱۹۸۰ء کو حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ ناروے کے احباب سے اجتماعی ملاقات کے دوران انہیں جس درد انگیز و پُر اثر خطاب سے نوازا تھا۔ اس کے خلاصہ کا ایک حصہ ۲۴ / نومبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ بقیہ حصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:- (ادارہ)

ایک ضروری انتباہ

حضور نے اُن معدودے چند افراد کو جن کا طرزِ عمل درست نہیں اور قابلِ اصلاح ہے۔ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک بات اور بتا دوں اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ اپنے مہدیؑ اور اس کی جماعت کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ وہ شدید العقاب بھی ہے۔ اس کی بہت بڑی رحمت ہے لیکن وہ خود کہتا ہے

رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

(الاعراف آیت ۱۵۷)

یعنی میری رحمت ہر ایک چیز کو حاوی ہے۔ پس اُس کی رحمت سے حصہ لینا چاہیئے نہ کہ اُس کے غضب سے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ
إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

کا ورد کرتا رہے اور چھوٹی سے چھوٹی نافرمانی سے بچے۔ ہمیں تو یہ سکھایا گیا ہے کہ خدا سے مانگو اور پاؤ۔ کسی اور سے کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں۔ اُس خدا کو پہچانو جو بڑی طاقتوں والا ہے۔ چالاکیاں اللہ کو پسند نہیں۔ استغفار کی تعلیم اسی لئے دی گئی ہے کہ غلطی کا اقرار کرو اور خدا تعالیٰ سے معافی طلب کرو۔ نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر چلو۔ اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

حضور نے بعض احمدیوں کے طرزِ عمل پر دُکھ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ یہاں بعض لوگوں کی روش اور طرزِ عمل سے ایک دھکا لگا ہے۔ سب سے بنیادی صفت جو پیدا کی گئی ہے وہ عفو کی صفت ہے۔ یعنی معاف کرنے کی صفت۔ ایک تو کسی کو دُکھ نہیں دینا۔ دوسرے کسی سے دُکھ پہنچے تو اسے معاف کر دینا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ لڑنے والے تھوڑے ہی ہیں لیکن کوئی ایک بھی لڑنے والا کیوں ہو؟ خدا تعالیٰ کو اسلام کی خدمت کیلئے ایک اور لڑاکا جماعت کی ضرورت نہیں تھی۔ اُسے اسلام پر عمل کرنے والی جماعت کی ضرورت تھی اور ہے۔

پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ بلکہ اسلام پر عمل کرنے والے بنو۔

عورتوں کو نصیحت

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے احمدی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں بھی نصیحت فرمائی کہ وہ یورپ کے معاشرہ کا رنگ قبول نہ کریں اور اسلامی شعار کی پابندی لازم پکڑتے ہوئے یہاں کی عورتوں کے سامنے اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ پیش کریں۔ حضور نے فرمایا بعض خواتین ایسی بھی ہیں جو یہاں کے ماحول میں پردہ کی کما حقہٗ پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر وہ سمجھتی ہیں کہ اس ملک میں رہ کر پردہ نہیں کر سکتیں تو پھر انہیں اُنہی نتائج سے دوچار ہونا پڑیگا جن سے یہاں کی عورتیں دوچار ہیں۔ اگر انہوں نے بے پردگی پر اصرار کیا تو پھر ایسا وقت بھی آئے گا کہ انہیں یہاں کے طریق کے مطابق شادی سے پہلے بچے جننے پڑیں گے۔ انہیں نظر آنا چاہیئے کہ یہاں کے تمدن کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک آگ دہک رہی ہے یہ لوگ پریشان ہیں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں اور ہمارا کیا انجام ہونیوالا ہے۔ یہ لوگ بے اطمینانی کا شکار ہیں۔ سکون اور اطمینان ان کے لئے مفقود ہو چکا ہے۔ ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کا بھی یہی حشر ہوگا۔

ہولناک انجام سے بچو

حضور نے بے پردگی کے ہولناک انجام سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ ایسی خواتین سے جو یہاں پردہ کو ضروری نہیں سمجھتیں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے پردہ کو ترک کر کے اسلام کی کیا خدمت کی؟ کچھ بھی نہیں! آج بعض یہ کہتی ہیں کہ ہمیں یہاں پردہ نہ کرنے کی اجازت دی جائے پھر کہیں گی ننگ دھڑنگ سمندر میں نہانے اور ریت پر لیٹنے کی اجازت دی جائے۔ پھر کہیں گی شادی سے پہلے بچے جننے کی اجازت دی جائے۔ میں کہوں گا پھر تمہیں دوزخ میں جانے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے۔

حضور نے مزید فرمایا کسی احمدی خاتون کو بے پردہ دیکھ کر سخت شرم آتی ہے۔ امریکہ کی احمدی خواتین کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ وہ احمدی ہونے سے پہلے پردہ نہیں کرتی تھیں لیکن احمدی ہونے کے بعد انہوں نے پردہ شروع کر دیا۔ ۱۹۷۶ء میں جب میں ڈیٹن گیا تو وہاں کے ہوائی اڈہ پر استقبال کرنیوالوں میں برقعہ پوش احمدی خواتین کی ایک لمبی قطار دیکھی۔ وہ اگر امریکہ میں رہ کر پردہ کر سکتی ہیں تو پاکستان کی ایک احمدی خاتون امریکہ میں آ کر کیوں پردہ نہیں کر سکتی

حضور نے ایسی عورتوں کو پُرزور الفاظ میں متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنے آپ کو ٹھیک کر لیں قبل اس کے کہ خدا کا قہر نازل ہو میں چاہوں گا کہ خدا کا قہر اس حالت میں نازل نہ ہو ان پر کہ وہ جماعت کی ممبر ہوں۔ اس سے پہلے پہلے میں ان کا جماعت سے اخراج کر دوں گا۔ میں قرآن کریم کا نمائندہ ہوں اسکی تعلیم پھیلانا چاہتا ہوں۔ میں مرنا پسند کروں گا قرآن کے خلاف عمل کو برداشت نہیں کروں گا کسی مسلمان عورت کے کام میں پردہ نے خلل نہیں ڈالا۔ پردہ سے عورتوں کے کسی کام میں خلل نہیں پڑتا۔ ہاں اگر وہ بیہودگیوں میں مبتلا ہوں تو پردہ سے ان کی بیہودگیوں میں خلل ضرور پڑتا ہوگا۔ حماقت سے کوئی کام لینا چاہے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری نہ کرو۔ اگر ناشکری کرو گے تو تم دُکھ اُٹھاؤ گی اور تمہاری نسلیں تم پر لعنت بھیجیں گی کیونکہ ان کے گناہوں کی تم ذمہ دار ہوگی اور ان کے گناہوں میں تم شامل ہوگی۔ چند عارضی اور لاحاصل سہولتوں کی خاطر اپنی نسلوں سے لعنت لینے کی کوشش نہ کرو۔ خدا تعالیٰ ایسی عورتوں کو سمجھ عطا کرے اور انہیں اسلام پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ کا یہ درد انگیز و پُر اثر خطاب جو سوا گیارہ بجے قبل دوپہر شروع ہوا تھا سوا بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد حضور نے جملہ حاضر احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ مصافحوں کا سلسلہ نصف گھنٹے سے بھی زیادہ عرصہ تک جاری رہا۔ اس دوران مستورات نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے ملاقات اور مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

سکی جمپ کی پہاڑی کی سیر

پانچ بجے شام حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اہل قافلہ، سکنڈے نیویا اور یورپ کے بعض مبلغین کرام اور بعض مقامی احباب کی معیت میں سکی جمپ کی پہاڑی دیکھنے تشریف لے گئے۔ یہ پہاڑی اوسلو سے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس پہاڑی پر سکی جمپ کا بہت وسیع و عریض سٹیڈیم واقع ہے۔ یہاں ہر سال جاڑے کے موسم میں جب یہ سارا علاقہ برف سے ڈھک جاتا ہے سکی جمپ کے بین الاقوامی مقابلے ہوتے ہیں جنہیں دیکھنے کے لئے لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے ہیں۔ حضور نے کچھ دیر وہاں سکی جمپ کے انتظامات اور سٹیڈیم کا معائنہ فرمایا اور پہاڑی پر سے اوسلو شہر کا نظارہ کیا۔ اس سیر میں اہل قافلہ کے علاوہ مبلغ ناروے مکرم کمال یوسف صاحب۔ امام مسجد ناصر گوٹن برگ مکرم منیر الدین احمد صاحب، نائب امام مسجد ناصر مکرم حامد کریم صاحب، مبلغ ڈنمارک مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مع اہل و عیال، مبلغ مغربی جرمنی مکرم نوابزادہ منصور احمد خاں صاحب، مبلغ سپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر، مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم نسیم مہدی صاحب اور مبلغ انگلستان مکرم منیر الدین صاحب شمس کے علاوہ اوسلو کے مقامی احباب میں سے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب، مکرم عبد الغنی صاحب، مکرم ڈاکٹر باسط صاحب، مکرم محمود احمد صاحب ورک اور مکرم داؤد احمد خاں صاحب حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور نے وہاں ان سب احباب کی معیت میں ہولمن کولن ریسٹورنٹ میں سہ پہر کی چائے نوش فرمائی۔ شام کو احمدیہ مشن ہاؤس واپس آکر حضور نے مسجد نور اوسلو میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

۴ / اگست ۱۹۸۰ء

مبلغین کرام کی میٹنگ

چونکہ ناروے کی سب سے پہلی مسجد (مسجد نور)

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عظیم کردار کی بعض جھلکیاں

(محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے۔ سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی)

(۳)

حاکم کو پرکھنے کا معیار

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کو اسلامی سلطنت کے کسی ملک کے لئے گورنر مقرر کرنے کے لئے کسی معقول اور مناسب آدمی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ایک شخص نے ایک اچھے اور نیک شہرت کے آدمی کا نام پیش کیا۔ اور یہ رائے ظاہر کی کہ "حضرت اس سے بہتر آدمی اس عہدے کے لئے آپ کو نہیں ملے گا۔"

آپ نے دریافت کیا "وہ کیسے؟ اس آدمی میں کیا کیا خوبیاں ہیں؟" جواب میں اس شخص نے عرض کیا۔ "میں نے اس کو ہمیشہ تقویٰ شعار اور نماز روزہ کا پابند دیکھا ہے۔" آپ نے دریافت فرمایا "کیا تمہیں کبھی اس کے ساتھ سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے؟" اس شخص نے جواب دیا۔ "نہیں میں اس کے ساتھ شریک سفر تو کبھی نہیں ہوا!" پھر آپ نے اس سے پوچھا "کیا اس سے کبھی لین دین کیا ہے؟" جواب ملا "نہیں حضور!" پھر آپ نے سوال کیا "تمہارے نزدیک اس شخص کا عام لوگوں سے کیسا سلوک ہے؟" جواب ملا۔ "اس معاملہ میں بھی اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

اس پر حضرت عمرؓ نے اس کے مشورہ کو رد کرتے ہوئے فرمایا "جب تم اس کے متعلق سوائے اس کی تقویٰ شعاری اور نماز روزہ کے اور کچھ بھی نہیں جانتے۔ حتیٰ کہ اتنا بھی علم نہیں رکھتے کہ وہ عام لوگوں سے کیسی طبیعت سے پیش آتا اور کیسا سلوک اور معاملہ کرتا ہے تو پھر تم کیسے کہتے ہو کہ وہ شخص گورنری کے لئے سب سے بہتر اور موزوں ترین ہے۔"

بیت المال کی حفاظت کا احساس

بیت المال کے سامان اور املاک اور نقدی وغیرہ کی حفاظت کی ذمہ داری کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کس قدر خیال تھا اور آپ کتنے چوکس اور محتاط تھے؟ اس سلسلہ میں یہ واقع ملاحظہ فرمایئے:۔

"ایک روز عرب کے بعض بڑے بڑے سرداروں کے ساتھ حضرت احنف بن قیس آپ سے ملنے گئے تو کیا دیکھتے ہیں حضرت عمرؓ نے دامن چڑھا رکھا ہے اور کپڑے سنبھالتے ہوئے آپ حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے ہیں۔ آپ نے جب حضرت احنف کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ان کی بات سننے سے قبل دور سے ہی انہیں فرمایا "احنف آؤ۔ تم بھی ایک اہم کام میں میری مدد کرو۔ بیت المال کا ایک اونٹ بھاگ گیا ہے اور یہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ ایک اونٹ میں کتنے غریبوں کا حق ہوتا ہے۔"

اس پر حاضرین میں سے ایک سردار بولا "یا امیر المومنین آپ خود کیوں اتنی زحمت اٹھا رہے ہیں اور کیوں آپ نے اپنے آپ کو اتنی مشقت اور مصیبت میں ڈالا ہوا ہے۔ آپ کسی عبد یعنی غلام کو حکم دیں کہ جاکر ادھر ادھر سے مطلوبہ اونٹ تلاش کرکے حاضر کرے۔"

آپ نے انہیں فرمایا:۔

اَیُّ عَبْدٍ اَعْبَدُ مِنِّی

یعنی مجھ سے بڑھ کر کون غلام ہے

بیت المال کے مال اور ہر چیز کی حفاظت کا ذمہ دار میں خود ہوں اور یہ کہہ کر پھر اسی طرح اونٹ کی تلاش شروع کر دی اور اس وقت تک مطمئن نہ ہوئے جب تک اونٹ مل نہ گیا۔

حضرت خالدؓ بن ولید سے احتساب

لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کو اطلاع ملی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کو دس ہزار درہم عطا کئے ہیں۔ حضرت خالدؓ اس وقت حمص میں تھے۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ مدینہ میں حاضر ہو جائیں۔ چنانچہ جب وہ مدینہ واپس آئے تو حضرت عمرؓ نے ان کا عمامہ ان کے گلے میں ڈال کر اور ٹوپی بھی سر سے اتار کر ان سے بازپرس کی اور پوچھا کہ

"خالدؓ! بتاؤ وہ رقم تم نے اشعث بن قیس کو دی ہے۔ وہ تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے؟" حضرت خالدؓ نے نہایت اطاعت گزاری اور احترام سے جواب دیا "حضور مال غنیمت سے"

یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا "مال غنیمت میں سے اتنی بڑی بڑی رقوم اوروں کو انعام کے طور پر دینے کا تمہیں کس نے اختیار دیا ہے؟" خدا کی قسم آج کے بعد تم میرا کوئی کام نہ کرنا تمہیں کوئی ذمہ داری نہیں سونپی جائے گی۔" اور یہ فرمانے کے بعد حکم دیا کہ "حضرت خالدؓ کے پاس جو کچھ بھی اس وقت ان کی ملکیت میں ہے اس کا نصف ان سے لے کر بیت المال میں داخل کیا جائے۔" نیز انہیں مجاہدین کی قیادت کے عہدہ سے معزول کرکے کسی اور کو مقرر کر دیا۔

دولت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے

جب فتح ایران کے بعد حضرت عمرؓ کی خدمت میں کسریٰ کے تمام خزانے اور ذاتی قیمتی اشیاء اور سونا اور جواہرات پیش کئے گئے تو آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا:۔

اے ہمارے پروردگار
ہم یہ دعا نہیں کرتے کہ ہمارے دل سے تو مال کی محبت نکال دے اور ہم اس سے بالکل محبت نہ کریں اور نہ یہ دعا کرتے ہیں کہ ان اموال کے آنے سے ہمیں خوشی نہ ہو۔ کیونکہ اے ہمارے پروردگار! آپ ہی نے فرمایا ہے:۔

"زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ"

کہ انسان کے لئے مرد و عورت کے رشتہ میں اور اولاد میں اور چاندی سونے میں اور اچھے گھوڑوں میں مویشی اور کھیتی باڑی میں زینت اور خوشحالی رکھ دی گئی ہے۔

"اے ہمارے پروردگار جب آپ نے انہیں (مال و منال کو) خوشنما اور جاذب بنایا ہے تو ہمیں اس سے محبت بھی ضرور ہوگی۔ اس لئے اے پروردگار عالم ہماری دعا ہے کہ اب ہمارے دلوں میں جو مال و دولت اور دنیوی نعمتوں سے محبت اور لگاؤ ہوگا۔ اسے تو اپنے خاص کرم سے ہمارے لئے اپنی رضامندی اور اپنی محبت کا ذریعہ اور وسیلہ بنا دے اور ہمیں گمراہی سے بچائے رکھ۔"

گھمنڈ اور غرور کا علاج

حضرت عمرؓ ایک مرتبہ منبر پہ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا:۔ "بھائیو! غور کرو ایک وقت وہ تھا کہ جب میں لوگوں کو پانی پلایا کرتا تھا اور ان کا پانی بھر دیتا تھا اور لوگ مجھے اس کے بدلے چھوہارے اور کھجوریں وغیرہ دے دیا کرتے تھے جس سے میں اپنا اور اپنے اہل و عیال کا پیٹ پالتا تھا۔"

اتنی بات فرمانے کے بعد آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ یہ دیکھ کر مسجد میں حاضر مسلمانوں کو بڑا تعجب ہوا انہوں نے حیرت کے ساتھ آپ سے دریافت کیا "اے امیر المومنین آج اس وقت خطبہ کے دوران اس غیر متعلق بات کا کونسا موقع تھا۔ یہ بات تو بے جوڑ سی معلوم ہوتی ہے۔" اس کے جواب میں آپ نے فرمایا:۔

"بھائیو! بات یہ ہے کہ میں نے محسوس کیا تھا کہ میرے اندر کچھ گھمنڈ یا غرور پیدا ہو گیا ہے اس لئے اس وقت جو کچھ میں نے کہا ہے یہ اس گھمنڈ کے علاج کے طور پر کیا ہے۔ اس طرح سے مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے نفس کو یہ جتانا مقصود تھا کہ ہر قسم کی بلندی اور عزت و مرتبہ صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے اور انسان کا کسی بات پہ ناز و غرور قطعاً کچھ چیز نہیں۔"

حضرت عمرؓ مدعا علیہ کی حیثیت میں

حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت کے دوران اس امر کی خاص نگرانی فرمائی کہ عدالت میں عدل و مساوات کا پورا پورا خیال رکھا جائے اس کا تجربہ کرنے کے لئے آپ کئی بار عدالت میں فریق مقدمہ بن کر گئے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان میں اور ابیؓ ابن کعب میں نزاع تھی۔ ابیؓ نے زیدؓ بن ثابت کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا۔ حضرت عمر امیر المومنین رضؓ مدعا علیہ کی حیثیت سے طلب کئے گئے۔ آپ جب عدالت میں داخل ہوئے تو قاضی نے تعظیم کے طور پہ کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔ آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا "اے زید یہ تمہاری پہلی بے انصافی اور ظلم ہے میں یہاں بحیثیت امیر المومنین نہیں بلکہ ایک مدعا علیہ کے عدالت میں حاضر ہوا ہوں" یہ کہہ کر آپ مدعی کے پہلو میں بیٹھ گئے۔

حضرت عمر کو دعویٰ سے انکار تھا قاعدہ کے لحاظ سے ابیؓ ابن کعب نے آپ سے یعنی مدعا علیہ سے قسم لینی چاہی۔ زید بن ثابت رضؓ (قاضی) نے آپ کے رتبہ اور مقام کا خیال کر کے ابیؓ سے درخواست کی کہ امیر المومنین رضؓ سے قسم نہ لو۔ ان کے رتبہ کا خیال کرو۔ مگر حضرت عمر رضؓ قاضی کے اس رویہ اور طرفداری سے بہت ناراض ہوئے اور قاضی کو مخاطب کر کے فرمایا جب تک تمہارے نزدیک عام آدمی اور عمرؓ عدالت میں برابر نہ ہوں تم منصب قضا کے قابل نہیں سمجھے جا سکتے۔"

اور اس فرمان کے بعد آپ نے مدعی ابیؓ ابن کعب کے مطالبہ کو پورا کر دیا۔

افسوس ہے کہ آج دنیا کے اکثر متمدن اور مہذب اور ترقی یافتہ ممالک میں اسلام کے پیش کردہ مذکورہ بالا عدل و انصاف کا عشر عشیر بھی نہیں پایا جاتا۔ اور اسلامی دنیا میں بھی کئی مغرب زدہ ممالک میں عدلیہ پہ انتظامیہ کا جابرانہ سایہ ہر دم مسلط رہتا ہے گویا عدلیہ پہ انتظامیہ کا پہرہ بٹھا دیا جاتا ہے کہ اس کے مزاج کے خلاف عدلیہ چوں بھی نہیں کر سکے۔ حالانکہ عدل و انصاف اس امر کا متقاضی ہے کہ عدلیہ بالکل آزاد ہو اور اس پہ انتظامیہ کا کوئی دباؤ اور اثر نہ ہو اور عدلیہ کے قاضی محض خدا کے خوف سے محض قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے بے خوف ہو کر فیصلے دیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

(محترم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۷/۷۔آر ضلع بہاولنگر)

چودھویں صدی ہجری۔ اللہ تعالیٰ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے دیئے گئے وعدوں کو بڑی شان سے پورا ہوتے دیکھ کر اور حضرت امام الزمان کے مقدس وجود کی برکات کو مشاہدہ کر کے اور دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی مضبوط بنیادوں کے قیام کا نظارہ کرتی ہوئی گذر گئی۔

اس عظیم الشان ناقابل فراموش کثیر آسمانی فیوض اور بے انتہا روحانی آثار رحمت کو اپنے دامن میں جذب کر کے گزرنے والی صدی نے پندرھویں صدی کو عالمگیر غلبۂ اسلام کا تحفہ حسین ترین اور عظیم تحفہ بخشا ہے۔

چودھویں صدی ہجری کے آخری چار مہینے اس اعتبار سے بہت ہی مسرت اور آسمانی نشانات کی موسلا دھار بارش برسنے کا موجب بن گئے کہ ان مہینوں کے شب و روز بے شمار کامرانیوں اور شادمانیوں کی سوغاتوں سے ہماری جھولیاں بھرتے ہوئے ماضی و مستقبل کا لازوال سنگم ثابت ہوئے۔ ان چار مہینوں کو یہ سعادت نصیب ہوئی۔ فاتح الدین، ناصر الدین سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۶ جون ۱۹۸۰ء کے مطابق ۱۲ شعبان ۱۴۰۰ھ کے روز باوجود بیماری و ضعف کے طویل ترین تبلیغی سفر کا آغاز فرمایا کہ تا دین اسلام کو قوت و شوکت حاصل ہو اور ضعفِ دین مصطفےٰ توانائی و عظمت میں بدل جائے۔

حضور اقدس اس انتہائی کامیاب و مبارک سفر وسیلۂ صد ہزار ظفر کے دوران دنیا کے تین اہم براعظموں — یورپ، امریکہ اور افریقہ کے ایک درجن ممالک کا دورہ فرما کر مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۰ء بمطابق ۱۶ر ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ کو بانیلِ مرام مرکز احمدیت ربوہ میں واپس تشریف لائے۔ ربّ اکبر قادر و کریم رحمٰن و رحیم نے اپنے فضل و کرم سے آپکے ضعف و بیماری کو صحت و توانائی میں تبدیل کر دیا اور آپکو پورے چار ماہ تک مسلسل اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس گھنٹے روزانہ کام کرنے کی غیر معمولی اور معجزانہ توفیق و سعادت عطا فرمائی۔

ایک طرف آپنے دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی اپنی فدائی و جاں نثار اسلام جماعت کے لاکھوں احباب کو شرف ملاقات و زیارت بخشا انہیں روح پرور ارشادات و خطابات سے نوازا ان کو تبلیغ اسلام کا ایک ولولہ تازہ عطا کیا انہیں اپنے گرانقدر مشوروں اور بیش بہا دعاؤں سے نوازا اور اشاعتِ حق کی نئی راہیں انہیں دکھائیں دوسری طرف غیر مسلم مفکرین و اکابرین سے ملاقاتیں کر کے اسلام کی حسین تعلیم سے انہیں آگاہ کیا۔ مختلف ممالک متعدد شہروں میں بہت سی نئی مسجدوں کا افتتاح فرمایا یا سنگ بنیاد رکھا نئے تبلیغی مراکز مشن ہاؤسز کا قیام فرمایا۔ اپنے مبلغین کو ضروری ہدایات و راہنمائی سے نوازا پھر اس تاریخی دورہ کے دوران حضور نے ہر ملک میں پے بہ پے پریس کانفرنسوں سے خطاب کر کے منکرین و مخالفینِ اسلام تک اسلام کا زندگی بخش پیغام پہنچایا آپ سے غیر مسلم صحافیوں پریس رپورٹوں اور ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندوں کی طرف سے اسلام کے بارے میں پوچھے گئے بے شمار سوالات و اعتراضات کے قرآن کریم کی آیات بینات کی روشنی میں ایسے مدلل ٹھوس، حکیمانہ اور دلنشیں جوابات دیئے جن سے وہ لوگ نہ صرف لاجواب ہو گئے بلکہ انہوں نے ایک گونا اطمینان کا اظہار کیا اور اسلام سے بغض و غصہ کی بجائے اسلام کی صداقت و برتری اور اسلام کے احترام کے نقوش ان کے قلوب پہ ثبت ہو گئے جس کا ثبوت وہ بے شمار خبریں اور تاثرات ہیں جو انہوں نے اپنے اخبارات میں شائع کئے اور کروڑوں غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کا اسطرح ازالہ ہوا۔ اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل نے ہر ملک کے لوگوں پہ اچھی طرح یہ امر واضح کر دیا کہ اس دور میں نسل انسانی جہالت و نادانی سے جن دکھوں اور مسائل سے دوچار ہو گئی ہے ان کا مداوا اور حل صرف اسلام کے پاس ہے۔ — توحید الٰہی اشاعتِ نور حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی انوار سے دنیا کے اندھیروں کو دور کرنے کی غرض سے اختیار کئے گئے اس انقلاب آفرین سفر کے دوران حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ایک محیر العقول معجزہ فدایانِ توحید و رسالت کے قلوب کو خوشی و مسرت سے بھر دینے والا عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ جبکہ ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو آپ نے سرزمین سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور وہ ملک جس پہ سات سو سال مسلمان حکمران رہ چکے تھے اور جو بدقسمتی سے جنوری ۱۴۹۲ء کو عیسائیوں کے قبضہ میں چلا گیا تھا۔

۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ء کو مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور وہاں پانچ سو سال کے بعد اسلامی اذان کی پرشوکت صدا گونجی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور اَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰہِ۔

کی شرک و کفر شکن اور امن عالم کی ضامن مقدس ندائیں فضائے سپین میں پھیل گئیں۔ سرزمین سپین کے پھر سے اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آنے کے حالات۔ فتوحات آثار پیدا ہو گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اے ناصرِ دین! اے اس دور کے فاتح سپین!! اے فاتح الدین!!! خدا تیرے ساتھ ہو۔ تجھے صحت و برکت اور اپنی قدرت و نصرت بے حساب سے نوازتا رہے اور ہم تیری بابرکت روحانی و آسمانی قیادت میں وہ دن جلد دیکھ لیں جبکہ اس کائنات کی ہر چیز اور ہر پتہ، ہر شجر و حجر، سب دریا و سمندر اور ہر ذرّہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

کا ورد کرنے لگ جائے۔ آمین۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو بہتر بنائیں
(مینجر الفضل)

شدید قحط میں حضرت عمرؓ کا ایثار

جب ۱۸ھ ہجری میں حجاز میں شدید قحط پڑا تو حضرت عمرؓ کا زمانہ تھا۔ اس مرحلہ میں آپ کی بے قراری اور بے چینی قابل دید تھی۔ تمام مرغوب غذائیں آپ نے ترک فرما دی تھیں اور مصر اور شام وغیرہ کے گورنروں کو فوری طور پر حکم دیا کہ وہ جلد از جلد امداد بھیج کر بھوک سے مرتے ہوئے باشندوں کو بچائیں۔ چنانچہ حضرت عمرو ابن العاص رضؓ نے جواب میں آپکی خدمت میں تحریر فرمایا کہ میں پوری کوشش کر رہا ہوں کہ جلد از جلد آپ کو اتنے اونٹوں پہ لد کر اناج اور کھانے کی اشیاء بھیجوں کہ اس قافلہ کا پہلا اونٹ آپ تک پہنچنے والا ہو اور آخری اونٹ ابھی مصر کی سرزمین میں یعنی بہت لمبا قافلہ ہوگا چنانچہ انکی اور حضرت ابو عبیدہ رضوان اللہ علیہما کی بھیجی ہوئی امداد بہت جلد حضرت عمرؓ تک پہنچ گئی۔ اور قحط زدہ حجاز کے لئے اللہ کی رحمت ثابت ہوئی۔

اس قحط کا آپ کی طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ آپ ایک دن اپنے بیٹے کے ہاتھ میں ایک یا دو خربوزے دیکھ کر سخت ناراض اور برہم ہو گئے اور فرمانے لگے۔ "مسلمان بھوک کے مر رہے ہیں اور تم پھل کھا رہے ہو۔"

روایت ہے کہ انہی دنوں آپنے دوسروں کے لئے ایثار کے طور پر گھی کی بجائے زیتون کھانا شروع کر دیا تھا اسکے باعث ایک دن آپ کے پیٹ میں درد اٹھا اور نظام ہضم خراب ہو گیا آپ نے تنگ آ کر پیٹ میں اپنی انگلی چبھوتے ہوئے سرزنش کے طور پر پیٹ کو (یعنی اپنے نفس کو) مخاطب کرتے ہوئے کہا "جب تک ملک میں قحط ہے خواہ کچھ ہو جائے تمہیں یہی کچھ ملے گا۔" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

حضرت قاضی محمد نذیر مرحوم

(مکرم مولوی عبدالباسط صاحب مبلغ گیمبیا)

حضرت قاضی صاحب کی وفات سے عربی محاورہ موت العالم موت العالم ایک دفعہ پھر اپنی ساری تلخیوں کے ساتھ سامنے آگیا ہمارے یہ استاد جامع العلوم یا علمی انسائیکلوپیڈیا تھے اور یہی نہیں کہ کسی علم کا سرسری مطالعہ کرکے یا محض چند فنی اصطلاحات یاد کرکے اپنی علمیت کا اظہار مدنظر ہو۔ بلکہ آپکے دنیا بھر میں خدمت اسلام کی غرض سے پھیلے ہوتے شاگرد اور آپ کے وسیع حلقۂ احباب کا ہر فرد اس بات کا گواہ ہے کہ آپکا علم نہایت متنوع اور آپ کی نظر بہت گہری اور عمیق تھی۔ پھر یہی نہیں کہ آپ مختلف دینی علوم سے کما حقہٗ آگاہ تھے بلکہ صنعت وحرفت اور طب سائنس سے بھی لگاؤ تھا اور ان علوم سے بھی حسب موقع خوب استفادہ کرتے اور فائدہ پہنچاتے تھے

اپنی تمام خوبیوں اور اوصاف کے باوصف زندگی انتہائی سادہ اور عمل عین شریعت کے مطابق تھا۔

حضرت قاضی صاحب کی زندگی کا اکثر حصہ درس وتدریس میں گذرا آپ کا ہر شاگرد مشاہدہ کی بنا پر جانتا ہے کہ آپ بہت ہمدرد اور اچھے استاد تھے جامعہ احمدیہ میں ہم ان سے منطق، فلسفہ اور فقہ کے مضامین پڑھتے تھے بسا اوقات ان تینوں مضامین کا وقت اکٹھا ہی ہوتا اور محترم قاضی صاحب اس وقت سے خوب خوب فائدہ اٹھاتے اور پوری کوشش کرتے تھے کہ آپ کے شاگرد بات کو اچھی طرح سمجھ کر ان علوم سے استفادہ کرسکیں بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ جب ہم میں سے کسی کا پڑھنے کا موڈ نہ ہوتا تو حضرت قاضی صاحب کے کلاس میں آنے سے پہلے "سازش" کرلی جاتی اور جونہی استاد محترم کلاس میں آکر اپنی نشست سنبھالتے کوئی طالب علم کہتا "پوچھو" دوسرا طالب کہتا "آپ پوچھیں"۔ اور یہ سرگوشی اس احتیاط سے کی جاتی کہ آواز ہمارے محترم استاد کے کان سے ٹکرا جائے اور کبھی بھی ایسا موقعہ نہیں آیا کہ حضرت قاضی صاحب کو یہ معلوم ہوا ہو کہ ان کے طالب علم کو کوئی علمی مشکل درپیش ہے۔ اور انہوں نے سب کچھ فراموش کرکے اس مسئلہ کو پوری شرح وبسط سے حل نہ کردیا ہو۔

مکرم قاضی صاحب ایک نہایت کامیاب مناظر تھے۔ جماعت کی مخالفت کے اس میدان میں آپ کو شاندار دفاع کا موقع ملا۔ آپ اکابر احمدی مناظرین حضرت حافظ روشن علی صاحب۔ حضرت مولانا راجیکی صاحب حضرت مولانا شمس صاحب استاذی المکرم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب۔ حضرت خادم صاحب کی صف میں اپنا منفرد مقام رکھتے تھے باقاعدہ زندگی وقف کرکے سلسلہ کی خدمت میں مصروف ہونے سے بھی پہلے آپ مشہور ہندو عیسائی اور دوسرے مخالفین سے اپنی مناظرانہ قابلیتوں کا لوہا منوا چکے تھے آپکی دلیل اتنی برجستہ۔ ٹھوس اور وزنی ہوتی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ مخالف اس کے بوجھ تلے دبا ہوا تلملا رہا ہے آپ کے کئی مناظرے چھپ چکے ہیں جو جماعت کے لٹریچر کا قیمتی حصہ ہیں۔

مکرم قاضی صاحب کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ فوراً بات کی تہ تک پہنچتے اور مخاطب کا مافی الضمیر بخوبی سمجھ کر اس طرح جواب دینا شروع کرتے کہ جیسے آپ بطور خاص اس سوال کا جواب دینے کیلئے پوری طرح تیاری کرکے اس سوال کا انتظار ہی کررہے تھے سوال کا الزامی جواب ایسا مسکت اور مکمل ہوتا کہ مزید سوال اور بحث وتمحیص کی گنجائش کم ہی باقی رہتی تاہم مکرم قاضی صاحب سوال کا علمی جواب بھی بیان کرتے اور پھر اس کا ہر ممکن پہلو ایسی شرح وبسط اور عمدگی سے بیان فرماتے کہ نہ صرف سوال ہی حل ہوجاتا بلکہ اس سلسلہ میں اور بہت سے ضمنی مسائل بھی حل ہو جاتے اور کئی مفید باتیں سامنے آجاتیں طالب علمی کے زمانہ کی ایک یاد کا اوپر ذکر کیا گیا ہے مگر زمانہ طالب علمی کے بعد بھی جب مکرم قاضی صاحب مرحوم ناظر اصلاح وارشاد اور پھر ناظر اشاعت و تصنیف جیسے اہم ذمہ داریوں کو ادا فرما رہے تھے۔ جب کبھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی سوال کیا علم کے خزانہ کا در اپنی ساری وسعتوں سے وا ہوجاتا اور ہم پھر اپنے آپ کو طفل مکتب سمجھتے اور مکرم قاضی صاحب کوئی الزامی جواب دے کر۔ کبھی کوئی ضمنی سوال پوچھ کر۔ کبھی کوئی پرانا واقعہ سناکر اور کبھی علم کی گہرائیوں میں اتر کر اسطرح تسلی بخش جواب دیتے کہ یوں معلوم ہونے لگتا کہ جیسے آپ کو اپنا اور کوئی کام نہیں ہے۔

مکرم قاضی صاحب کو علمی مسائل میں کس قدر انہماک ہوتا تھا کہ اس کا اندازہ غالباً آپکے شاگرد ہی پوری طرح کرسکتے ہیں بارہا ایسا بھی ہوا کہ ہمارے سوال کا جواب ہماری توقع سے کہیں زیادہ مکمل ومفصل مل گیا۔ اور ہم اپنی جگہ پوری طرح مطمئن ہوگئے مگر اگلے روز مکرم قاضی صاحب کلاس میں تشریف لاتے ہمارے دیروزہ سوال کو دہراتے اپنے جواب کا خلاصہ بیان کرکے کمال سادگی سے فرماتے کہ کل اس مسئلہ کا فلاں پہلو پوری طرح واضح نہیں ہوا تھا میں کل سارا دن اس پر سوچتا رہا۔ اور میرے خیال میں اس کا مطلب یہ ہے ....

اور ایک دفعہ پھر دفتر معانی ومطالب اس طرح کھلتا چلا جاتا کہ یوں محسوس ہونے لگتا کہ اس مسئلہ کا حل آپ پر نازل ہورہا ہے

اسی انہماک کی مثال حضرت قاضی صاحب کی دلچسپ اور کامیاب تقریروں کی تیاری میں ملتی ہے ہم نے مکرم قاضی صاحب کو کاغذ قلم تھامے ہوئے سوچ سوچ کر تقریر کے نوٹ تیار کرتے کبھی نہ دیکھا البتہ یہ ضرور ہوتا کہ ان دنوں میں آپ کی ساری توجہ اور سوچ تقریر کے متعلق ہوتی آپ اپنے مضمون پر غور فرماتے اور نئے اور اہم نکات پر سلسلہ کے اکابر علماء اور اپنے شاگردوں کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جلسہ سالانہ کے قریبی ایام میں مکرم قاضی صاحب بالعموم اپنی تقریر کے متعلق ہی گفتگو فرماتے حافظہ غیر معمولی طور پر اچھا تھا حوالے ازبر تھے اور نہایت عمدگی سے برمحل استعمال کرنے کا سلیقہ بھی خوب آتا تھا۔ تیاری کے ایام میں بعض اوقات یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ مکرم قاضی صاحب اپنی مخصوص سال خوردہ سائیکل پر احمد نگر سے ربوہ یا ربوہ سے احمد نگر (جہاں ان دنوں جامعہ تھا) جارہے ہیں دیکھنے والے کو یہ اندازہ لگانے میں کوئی دقت نہ ہوتی کہ مکرم قاضی صاحب۔ کسی اہم مسئلہ پر غور فرمارہے ہیں۔ ایسی حالت میں آپ کو سلسلہ کا کوئی عالم یا اپنا کوئی شاگرد نظر آجاتا تو آپ فوراً سائیکل سے اتر کر اسکے ساتھ پیدل چلنے لگتے اور زیر غور مسئلہ پر بحث شروع ہوجاتی باتیں کرتے کرتے منزل قریب آجاتی تو سڑک سے ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہوجاتے اور علمی باتوں کا سلسلہ جاری رہتا اور آپکی شفقت اور انہماک کا یہ عالم ہوتا کہ آپ کو نہ وقت کا احساس باقی رہتا اور نہ ہی تکان کا احساس ہوتا اور بالعموم مخاطب کو ہی اس امر کی طرف توجہ دلانی پڑتی

آپ کی شاگردی کی سعادت حاصل ہونیکی وجہ سے اور آپکی طبیعت و انداز سے واقفیت کی وجہ سے جب کبھی بیرونی جماعتوں میں سے کسی جلسہ یا تقریب پر آپ کے ہمراہ جانے کا اتفاق ہوتا تو ہم منتظمین کو سمجھانے کی کوشش کیا کرتے تھے کہ پروگرام میں مکرم قاضی صاحب کی تقریر سب سے آخر میں ہونی چاہیے اور وقت کی کوئی قید بھی نہیں ہونی چاہئے گرم چائے کا تھرموس ہو کر قریب رکھ دیا جاتا اور مکرم قاضی صاحب سے درخواست کی جاتی کہ آپ تقریر فرمائیں اب سارا وقت آپ کا ہی ہے۔ مکرم قاضی صاحب کی تقریر شروع ہوجاتی آواز خوب بلند تھی۔ تقریر میں ایسا جوش۔ روانی سلاست اور برجستگی ہوتی کہ رات گذرنے کا احساس نہ آپ کو ہوتا اور نہ آپ کے سامعین کو تقریر میں ادبی لطائف ہوتے فارسی کہاوتیں ہوتیں پرانے واقعات ہوتے منطق وفلسفہ بھی ہوتا صوفیانہ رنگ بھی ہوتا ظرافت وبذلہ سنجی کی چاشنی بھی ہوتی

.... یہ سطور لکھتے ہوئے مکرم قاضی صاحب اپنی باغ وبہار طبیعت کیساتھ مجسم پرچھائے ہوئے آنکھوں کے سامنے معلوم ہوتے ہیں مگر اس حقیقت کا کیا کیا جائے کہ اب ہماری آنکھیں انہیں دیکھنے کیلئے ہمیشہ ترستی رہیں گی اور علم ومعرفت کے اس خزانہ سے فائدہ اٹھانیکی حسرت ہی رہے گی

اے خدا بر تربتِ او ابرِ رحمت ہا ببار

بازیافتہ پرس

خاکسار کی دوکان پر کوئی بہن اپنا پرس بھول گئی ہیں جس میں کچھ نقدی اور کچھ ضروری کاغذات ہیں۔

جس بہن کا یہ پرس ہو وہ نشانی بتاکر خاکسار سے حاصل کریں

(نعیم احمد ورائٹی سٹور رحمت بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس آواز پر مخلصانہ لبیک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو تحریک جدید کے سال ۴۷/۱۲ کا اعلان فرمایا تو بفضل خدا انفرادی اور جماعتی سطح پر اشاعت اسلام کیلئے مالی وعدے دھڑا دھڑ موصول ہونے شروع ہو گئے چنانچہ جماعتی سطح پر پیش کرنیوالوں کی دوسری فہرست بغرض دعا درج ذیل ہے

جماعت احمدیہ	لاہور		۲٫۲۵٫۰۰۰/-
"	تلونڈی کھنڈرال	ضلع سیالکوٹ	۵۳۲/-
"	چانڈو کے	"	۷۳۴/-
"	میانہ پنڈ	"	۸۸۸/-
"	کوٹلی نتھو ملہی	"	۱۷۷/-
"	بدوملہی	"	۳۹۲۳/-
"	قیام پور سترک والا	"	۲۲۵/-
"	ڈسکہ	"	۹۶۷/-
"	ہنڈیکی گورایہ	"	۲۰۹۲/-
"	ڈنڈپور کروڑیاں	"	۱۰۳۱/-
"	سکھیکی منڈی	ضلع گوجرانوالہ	۹۰۰/-
"	تولیکی کاموکی	"	۱۳۲/-
"	دولووالی	"	۱۳۰/-
"	فتح کلاس میانہ کھٹوہ	ضلع شیخوپورہ	۴۰۳/-
"	جوڑہ	ضلع قصور	۵۲۲۹/-
"	گھٹیالیاں	ضلع سیالکوٹ	۹۲۸/-
"	ساہووالہ	"	۱۰۵۸/-
"	کوجر	ضلع شیخوپورہ	۲۷۶/-
"	گگڑگل	"	۹۹/-
"	مرادہ ظفروال	ضلع سیالکوٹ	۴۳۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

بقیہ اوسلو

صفحہ ۳ سے آگے

کے افتتاح کے بابرکت موقع پر یورپی ملکوں کے اکثر مبلغین اسلام اوسلو آئے ہوئے تھے اس لیے حضور نے ۱۴ راگست کی صبح کو ان کی کانفرنس طلب کرکے یورپ میں تبلیغ اسلام کی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے سلسلہ میں انہیں ضروری ہدایات دیں نیز تبلیغ اسلام کی راہ میں حائل بعض مشکلات پر قابو پانے کے طریقوں پر بھی روشنی ڈالی کانفرنس میں غلبہ اسلام کی نئی صدی کے استقبال کی تیاریوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ یہ کانفرنس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں صبح ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی اس میں ناروے، سویڈن، ڈنمارک، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، انگلستان اور سپین کے آٹھ مبلغین اسلام نے شرکت کی۔ کانفرنس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغ ناروے مکرم کمال یوسف صاحب اور مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب کی معیت میں اوسلو کے نئے مشن ہاؤس اور مسجد کے پورے احاطہ کا تفصیلی معائنہ فرمایا اور اس کی دیکھ بھال اور عمارت کی مرمت سے متعلق انہیں ہدایات دیں

۱۴ راگست حضور کے اوسلو میں قیام کا آخری روز تھا۔ اسی روز حضور ساڑھے تین بجے کے ہوائی جہاز سے ہیگ تشریف لیجانے کی غرض سے اوسلو سے ایمسٹرڈم روانہ ہوئے

الفضل میں اشتہار

دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ "مینجر"

نتیجہ مقالہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سال ۵۹-۱۳۵۸ ہش (۸۰-۱۹۷۹ء) کیلئے مقالہ کا عنوان "غزوۂ احزاب" مقرر کیا گیا تھا جسمیں ۵۹ خدام نے شرکت کی اور دس دس ہزار الفاظ پر مشتمل نہایت معلوماتی مقالے بھجوائے خاکسار کے علاوہ حسب ذیل منصفین نے ایک مرحلہ وار پروگرام کے مطابق دیکھے۔

۱۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر مبلغ مشرقی افریقہ
۲۔ " شیخ نصیر الدین صاحب مبلغ مغربی افریقہ
۳۔ " حافظ مظفر احمد صاحب لیکچرار جامعہ احمدیہ
۴۔ " چوہدری محمد یوسف صاحب فاضل سابق ہیڈ ماسٹر
۵۔ " ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز ی

منصفین کے فیصلہ کے مطابق بتفصیل ذیل مبلغ پندرہ صد روپے (۱۵۰۰/-) کے انعامات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر تقسیم فرمائے۔

اوّل انعام	محمود مجیب اصغر صاحب	اسلام آباد
دوم	عبدالعزیز صاحب منگلا	ماڈل ٹاؤن لاہور
سوم	محمد ثناء اللہ صاحب انجم	کیلیے ضلع شیخوپورہ
		ایم۔اے کیلیے ضلع شیخوپورہ

خدا تعالیٰ یہ کامیابی بیش از بیش کامرانیوں کا موجب بنائے۔ آمین

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات نکاح و تقریب رخصتانہ

۱۔ میری بیٹی عزیزہ سلمیٰ ناہید کا نکاح ہمراہ عزیزم ملک محمد کریم صاحب ابن ملک محمد سلیم صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ دارالعلوم غربی ربوہ کے ساتھ بعوض حق مہر دس ہزار روپے ۲۴ راکتوبر ۱۹۸۰ء کو گوجرانوالہ میں مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے پڑھا۔ برات جہلم سے آئی اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے آمین

(عبدالقادر سبحی ناظم انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ خاکسار کی بھانجی عزیزہ ناصرہ پروین بنت میاں عبدالرحیم صاحب کا نکاح مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے مورخہ ۲۴ راکتوبر بروز جمعہ کو ہمراہ عزیزم مکرم غلام عباس شاہد بلوچ بعوض پانچ ہزار حق مہر پڑھا اسی روز بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی عزیزم حافظ فرید احمد خالد نے تلاوت کی اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

(حمید احمد خالد انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

محترم والد صاحب ملک غلام احمد صاحب ارشد فاضل مرحوم کی وفات پر کثیر تعداد احباب جماعت اور دوستوں نے خاکسار کے بھائی، بہنوں اور خاکسار کے نام تعزیت کے خطوط لکھے اور بعض احباب نے خود تشریف لاکر اظہار ہمدردی فرمایا ہم جملہ احباب اور دوستوں کے دلی ممنون ہیں

جزاہم اللہ احسن الجزاء

اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کو غریق رحمت فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے نیز ہم سب کو احمدیت کے سچے خدام بنائے

انفرادی طور پر خطوط کا جواب دینے کی کوشش بھی کی جائیگی۔

(ملک منصور احمد عمر (شاہد) مربی سلسلہ احمدیہ "بیت الحمد" محلہ شاہ حسین گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۳۲:-

میں آسیہ خاتون زوجہ مشتاق احمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۷۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ۲ کڑے طلائی (۲) ایک جوڑی کانٹے (۳) دو عدد انگوٹھیاں طلائی (۴) ایک جوڑی بالیاں طلائی (۵) ایک عدد گلوبند طلائی کل وزن ۸ تولے چھ ماشے مالیتی ۸۸۴۰/- حق مہر ۳۰۰۰/- روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- آسیہ خاتون زوجہ مشتاق احمد صاحب معراجکے ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:- ملک مشتاق احمد ولد ملک امیر احمد صاحب خاوند موصیہ

گواہ شد:- ملک محمود الرحمٰن ولد عبدالرحمٰن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ معراجکے ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۳:-

میں عالم بی بی زوجہ ڈاکٹر عبدالغفور صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیبی ضلع پشاور۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) ایک جوڑا کانٹے ایک تولہ (۲) ایک جوڑا چوڑی وزنی تین تولے (۳) ایک انگوٹھی وزنی ۹ ماشہ اس سارے کی مالیت ۸۰۰۰/- روپے ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- عالم بی بی زوجہ عبدالغفور صاحب ساکن پیبی ضلع پشاور

گواہ شد:- ڈاکٹر منیر احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور وصیت نمبر ۱۸۹۹۶

گواہ شد:- حکیم فضل محمد ولد محمد عبداللہ صاحب وصیت نمبر ۶۵۹۴

مسل نمبر ۲۲۵۳۴:-

میں چوہدری رفیق احمد ولد چوہدری محمد صادق صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہمبرگ مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۷۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

میں اقرار قانونی و شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث وغیرہ کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار DM ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- چوہدری رفیق احمد جاوید ولد چوہدری محمد صادق صاحب ہمبرگ مغربی جرمنی۔

گواہ شد:- لئیق احمد منیر ولد شریف احمد صاحب ہمبرگ مغربی جرمنی وصیت نمبر ۲۱۲۵۱۔

گواہ شد:- عطاء المنان ہمبرگ مغربی جرمنی وصیت نمبر ۲۲۶۱۵۔

مسل نمبر ۲۲۵۳۵:-

میں بشیر احمد ولد میاں مہر دین صاحب قوم گل پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

سکنی اراضی رقبہ دس مرلے واقع محلہ فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی ۳۰۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۵۰۰/- روپے سالانہ بصورت تجارت مل رہے ہیں۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- بشیر احمد ولد میاں مہر دین صحابی مرحوم ۲/۹ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:- ادریس احمد ولد میاں مہر دین صاحب مرحوم ۲/۹ دارالرحمت غربی ربوہ وصیت نمبر ۱۹۴۶۸۔

گواہ شد:- محمد یوسف سیکرٹری مال ولد منشی نبی بخش ۴/۱۴ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

اعلان گمشدگی

خاکسار کی گاڑی نمبر FDB ۳۶۴۱ کے کاغذات ربوہ میں ہی کہیں گم ہو گئے ہیں۔ جس دوست کو ملیں خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں ۵۰/- روپے نقد انعام دیا جائے گا۔

(محمد حنیف محلہ نصیر آباد۔ ربوہ)

"الفضل" میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پندرہ سالہ دورِ خلافت میں

اللہ تعالیٰ کے بے شمار نشانات صداقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ثبوت ہیں

حضور ایدہ اللہ کے ساتھ عہدِ وفا نبھانے سے متعلق خدام الاحمدیہ کی طرف سے ان کے صدر محترم کی یقین دہانی

ربوہ ۹ نبوت / نومبر۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یقین دہانی کروائی ہے کہ خدام الاحمدیہ ہمیشہ دل و جان سے خلافت کے خادم رہیں گے۔ اور حضور ایدہ اللہ کی تحریکات پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں گے۔

۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو بعد از نماز عشاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پندرھویں صدی ہجری کے آغاز اور حضور کے تین براعظمی دورے سے کامیاب مراجعت پر تقریب استقبالیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کر رہے تھے۔ چونکہ ۹ نومبر کی تاریخ کو سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور خلافت کے پندرہ سال بھی پورے ہو رہے ہیں۔ اس لئے صدر صاحب موصوف نے اپنے سپاسنامہ میں اس کا بطور خاص ذکر کیا۔ اور کہا کہ

پندرہ سال کے عرصہ میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جو نظارے دیکھے ہیں۔ وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے زندہ نشان ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کے بارے میں حضرت المصلح الموعود کے ارشادات ہم نے اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھے۔ پندرہ سالہ دورِ خلافت میں حضور ایدہ اللہ نے اپنی قیادت میں تعلیمی، تبلیغی، اور تربیتی سرگرمیوں کو جس انداز سے منظم کیا۔ وہ ہمارے لئے انتہائی ازدیاد ایمان کا موجب ہوا ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات غیر معمولی کامیابیوں سے ہمکنار ہوتی رہیں آپ نے اس عرصہ خلافت میں سات غیر ملکی دورے فرمائے۔ ان میں سے ساتویں دورے میں سپین میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھے جانے کا واقعہ جس تاریخ ساز اہمیت کا حامل ہے وہ تمام عالم اسلام کے لئے یادگار ہے۔ اور تمام عالم انسانیت اس سے صدیوں تک مستفید ہوتا رہیگا۔ محترم محمود صاحب نے کہا کہ اے دو صدیوں کو ملانے والے خلیفہ! اے ذوالقرنین پندرھویں صدی کی اس پہلی تقریب کے موقعہ پر ہم خلافت کے فدائی رہنے کا عہد کرتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب بقیہ صفحہ اول

ڈالی ہوئی مسجد بنانے کی اجازت مانگی۔ حکومت بھی راضی ہو گئی۔ مگر پوپ نہ مانا۔ ان کے ملک کا جو سب سے بڑا پادری تھا۔ اس نے اجازت نہ دی۔ حضور نے ۱۹۷۰ء کے دورۂ سپین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت تو عام لوگوں کی بھی یہ حالت تھی۔ کہ ہمیں دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خون اتر آتا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مستقبل کی باتیں بتائیں جس سے دل کو کچھ سکون ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اس دس سال میں اتنا بڑا انقلاب رونما ہوا کہ جس جگہ پر مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ وہاں کے عیسائی اتنی خوشی کا اظہار کر رہے تھے کہ جیسے ان کے اپنے گرجے کی بنیاد رکھی جا رہی ہو۔ حضور نے فرمایا کہ وہ اپنی خوشی کو چھپا نہیں رہے تھے بلکہ نمایاں کر رہے تھے اور کھانے پینے کی چیزیں جو وہاں موجود تھیں انہیں وہ کھانے کے لئے نہیں لے رہے تھے۔ بلکہ برکت کے حصول کے لئے انہیں استعمال کر رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس لمحے ہم نے عجیب خوشی محسوس کی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں ان عیسائیوں کا دل لے کر ان کا ارادہ بدل دیا۔ اور ان کے دلوں میں اسلام کی بنیاد رکھنے کا راستہ ہموار کر دیا۔ اور ان کے دلوں سے سارے غصے نکال دیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے آغاز میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے پیش کردہ سپاسنامے میں حضور کے بابرکت دور خلافت کے پندرہ سالوں کے ذکر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اتنی زندگی عطا کی۔ حضور نے فرمایا کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور کام کی زندگی اور فائدہ پہنچانے والی زندگی ہی زندگی ہے۔ نکمی، بے فائدہ، بے مقصد اور غیر نفع رساں زندگی کوئی زندگی نہیں۔

حضور نے اس بات کو ایک خوبصورت مثال سے یوں واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کا بھی قرآن میں ذکر کیا ہے۔ اور شہد کی مکھی کے بارے میں موجودہ تحقیق یہ بتاتی ہے کہ مکھی کبھی اپنے چھتے تلے مری ہوئی نہیں ملے گی بلکہ چھتے سے دور کام کرتے ہوئے وہیں گر کر مر جائے گی۔ اور ہمیشہ عمل کے میدان میں مرے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ لطیف مثال بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ کہ ہر احمدی کو یہ عزم کرنا چاہیئے کہ اس کی زندگی کا کوئی لمحہ ضائع نہ جائے۔ خدا کی راہ میں عمل کرنے کا جو صلہ ملتا ہے اس کا انحصار اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے اس لئے جو عمل مقبول ہو جائے اس کا صلہ ملتا ہے۔ اور جن اعمال کا نتیجہ گند کمزوری یا بدی کی صورت میں ظاہر ہو وہ رد ہو جایا کرتے ہیں۔ اور ان کا صلہ نہیں ملا کرتا۔ حضور نے فرمایا اس لئے محض اعمال کافی نہیں ہیں بلکہ اعمال کے ساتھ دعاؤں کو ملانا ضروری ہے دعا کو اعمال کے ساتھ اکٹھا کرنا وہ حقیقت ہے۔ جسے اسلام نے بڑی خوبی کے ساتھ پیش کیا ہے۔

حضور کے خطاب سے قبل محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ جس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

لطف الرحمٰن ناز راجپوت پراپرٹی ڈیلر ربوہ

سونے چاندی کے زیورات
اعلیٰ اور جدید ڈیزائنوں میں بنوانے کیلئے
اور
خرید و فروخت کے لئے
نیز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں
دیدہ زیب ڈیزائنوں میں اُرندھی و نورتن
کو سکے خریدنے کا اعلیٰ مرکز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر ولد عبدالسلام صاحب
نزد جمالی بیکری گول بازار ربوہ
فون نمبر ۵۵۰

اکسیر اپھارہ
تفخ اور برسیم کے اپھارہ کیلئے
فی پیکٹ -/۲ روپے - درجن -/۱۸ روپے
گرس -/۲۰۰ روپے بونس علاوہ
حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت طلب کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ڈاکٹر راجہ ہومیو
— پاکستان —
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

توجہ فرمائیں
حدود کمیٹی ربوہ کے اندر اور محلہ جات میں رہائشی پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں۔ بیرون حدود کمیٹی ربوہ رہائشی پلاٹ و زرعی زمین کی خرید کے لئے خدمت کا موقع عطا فرمائیں۔
ہمدرد پراپرٹی ڈیلر
رحمت بازار ربوہ — فون ۵۴۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴